قرآنِ مجید دوٹوک خبر ہے

ارشاد فرمایا

فَبَعَثَ ٱللَّهُ ٱلنَّبِيِّـۧنَ مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ وَأَنزَلَ مَعَهُمُ ٱلْكِتَـٰبَ بِٱلْحَقِّ حوالہ البقرۃ۔۲۱۳)

’’پھر اللہ نے نبیوں کو خوشخبری دینے اور خبردار کرنے کیلئے مبعوث فرمایا اور ان تمام کے ساتھ کتاب کو نازل کیا حقیقت بیان کرتے ہوئے‘‘

مَعَهُمُ (ان نبیوں کے ساتھ) سے واضح ہے کہ کوئی ایک نبی بھی ایسے نہیں جن کے ساتھ کتاب نازل نہ ہوئی ہو۔ تمام کے تمام نبیوں کے ساتھ کتاب نازل ہوئی۔ نبی اور رسول میں فرق نہیں ہوتا

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِٱلْبَيِّنَـٰتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ ٱلْكِتَـٰبَ

’’ہم نے اپنے رسولوں کو واضح دلائل دے کر بھیجا اور ہم نے ان سب کے ساتھ کتاب کو نازل کیا‘‘ (حوالہ الحدید۔۲۵)

’’نبی اور رسول‘‘ میں فرق نہیں ہوتا کیونکہ حیثیت، مقصد ایک ہی بتایا گیا ہے۔ نبی اور رسول **مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ** تھے۔ فرمایا **وَمَا نُرْسِلُ ٱلْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ** ’’اور ہم نے رسولوں کو نہیں بھیجا سوائے مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ کے طور پر‘‘ (حوالہ الانعام۔۴۸، الکہف۔۵۶)۔ **مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ** خوشخبری دینا اور خبردار کرنا ایک ہی بات کے دو رخ ہیں۔ دونوں میں بنیادی بات خبر ہے۔ قرآنِ مجید خبر دیتا ہے، بیتے ہوئے کل میں کیا ہوا اور آنے والے کل میں کیا ہونا ہے، قرآنِ مجید کی آیات میں بیان کر دیا گیا ہے۔ فرمایا

ذَٰلِكَ مِنْ أَنۢبَآءِ ٱلْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ

’’یہ غیب (زمانہ ماضی) کی کچھ خبریں ہیں جو (اے رسولِ کریم ﷺ) ہم آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں‘‘ (آل عمران۔۴۴، یوسف۔۱۰۲)

أَنۢبَآءِ جمع ہے **نَبَأَ** (مادہ۔ن ب ا) کی۔ اور اس کے معنی ہیں خبریں۔ خبر کا مواد حقیقت **(fact)** ہے، واقعہ ہے اور اسے سب سے پہلے بیان کرنے والا وہی ہو سکتا ہے جو اس کا گواہ ہے، حقیقت آشنا ہے۔ اور خبر اس وقت تک خبر کہلا سکتی ہے جب اسے بیان کرنے والے نے اس خبر کو شاھد، حقیقت آشنا سے سنا ہو اور من وعن ویسے ہی بیان کیا ہو جیسے اس نے سنا تھا۔ خبر حقیقت کا بیان ہے، خبر اطلاع ہے، اور مبنی بر حقیقت بیان اور اطلاع **(information)** کی حیثیت دائمی ہے۔ علم میں آجانے کے بعد وقت کے ساتھ کسی بھی خبر کی اہمیت کسی کیلئے کم ہو سکتی ہے لیکن اس کی حیثیت دائمی طور پر خبر ہی کی رہے گی۔ اگر خبر میں قطع و برید، اضافہ، مبالغہ کر دیا جائے تو یہ ایک نئی شئے کو جنم دیتا ہے جسے کوئی بھی نام دیا جا سکتا ہے جیسے کہانی، داستان، افسانہ، روایت لیکن اس کے بعد اسے خبر نہیں کہا جا سکتا۔

اللہ رب العزت نے آقائے نامدار رسولِ کریم ﷺ کو قرآنِ مجید میں زمان و مکان کے ماقبل سے لے کر مابعد زمان و مکان کی خبریں وحی فرمائی اور انہوں نے یہ خبریں من وعن انسان کو سنانے کے ساتھ ساتھ تحریر میں پہنچا بھی دیں۔ یہ خبریں 'فرد واحد' سے متعلق ہیں

وَٱتۡلُ عَلَيۡهِمۡ نَبَأَ ٱلَّذِيٓ ءَاتَيۡنَٰهُ ءَايَٰتِنَا فَٱنسَلَخَ مِنۡهَا

''اور انہیں اس شخص کی خبر سنائیں جسے ہم نے اپنی آیتوں کی خبر دی تھی مگر وہ ان سے نکل گیا'' (حوالہ الاعراف۔۱۷۵)

یہ خبریں زمانہ بعید کے 'افراد' کے متعلق بھی ہیں جیسے سورۃ مائدہ کی آیت ۲۷ میں دو افراد کے متعلق خبر دی

وَٱتۡلُ عَلَيۡهِمۡ نَبَأَ ٱبۡنَيۡ ءَادَمَ بِٱلۡحَقِّ إِذۡ قَرَّبَا قُرۡبَانٗا ''اور انہیں آدم کے دو بیٹوں کے (درمیان پیش آنے والے) واقعہ کی حقیقت رخبر (بے کم و کاست) سنا دیں۔ جب انہوں نے قربانی پیش کی''

'دو سے زیادہ افراد' کی خبریں ہیں جیسے سورۃ الکہف کی آیت ۱۳ میں چند نوجوان لڑکوں (اصحاب کہف) کے متعلق بتایا

نَّحۡنُ نَقُصُّ عَلَيۡكَ نَبَأَهُم بِٱلۡحَقِّۚ ''ہم آپ (ﷺ) سے ان کی خبر ٹھیک ٹھیک، دوٹوک بیان کرتے ہیں''۔

ماضی میں ''آباد بستیوں'' کی خبریں ہیں تِلۡكَ ٱلۡقُرَىٰ نَقُصُّ عَلَيۡكَ مِنۡ أَنۢبَآئِهَاۚ ''یہ تھیں بستیاں جن کی خبروں میں سے کچھ ہم آپ (ﷺ) سے بیان کر رہے ہیں'' (حوالہ الاعراف۔۱۰۱)۔ اور

ذَٰلِكَ مِنۡ أَنۢبَآءِ ٱلۡقُرَىٰ نَقُصُّهُۥ عَلَيۡكَۖ مِنۡهَا قَآئِمٞ وَحَصِيدٞ ﴿١٠٠﴾

''یہ بستیوں کی کچھ خبریں ہیں جو ہم آپ (ﷺ) کو سنا رہے ہیں، ان میں قائم بھی ہیں اور اجڑی ہوئی بھی'' (سورۃ ھود۔۱۰۰)۔

آقائے نامدار ﷺ کو قرآنِ مجید میں ان سے قبل زمان و مکان میں مبعوث فرمائے گئے نبیوں اور رسولوں کی خبریں دی گئی ہیں۔

وَلَقَدۡ جَآءَكَ مِن نَّبَإِيْ ٱلۡمُرۡسَلِينَ ''اور پچھلے رسولوں کی خبریں آپ (ﷺ) کو پہنچ چکی ہیں'' (حوالہ الانعام۔۳۴)

وَكُلّٗا نَّقُصُّ عَلَيۡكَ مِنۡ أَنۢبَآءِ ٱلرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِۦ فُؤَادَكَۚ

''اور (اے رسولِ کریم ﷺ) یہ سب جو ہم آپ سے بیان کر رہے ہیں رسولوں کی خبروں میں سے ہیں جن سے ہم آپ کے دل کو مضبوط (یعنی حالت اطمینان میں رکھنا) کرتے ہیں'' (حوالہ ھود۔۱۲۰)۔

وَٱتۡلُ عَلَيۡهِمۡ نَبَأَ نُوحٍ إِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهِۦ

''اور انہیں نوحؑ کی خبر سنائیں۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا'' (حوالہ یونس۔۷۱)

وَنَبِّئۡهُمۡ عَن ضَيۡفِ إِبۡرَٰهِيمَ ﴿٥١﴾ ''اور انہیں ابراہیم (علیہ السلام) کے مہمانوں کی بات بتائیں'' (الحجر۔۵۱)

وَٱتۡلُ عَلَيۡهِمۡ نَبَأَ إِبۡرَٰهِيمَ ﴿٦٩﴾ ''اور انہیں ابراہیم (علیہ السلام) کی خبر سنائیں'' (الشعراء۔٦٩)

نَتۡلُواْ عَلَيۡكَ مِن نَّبَإِ مُوسَىٰ وَفِرۡعَوۡنَ بِٱلۡحَقِّ لِقَوۡمٍ يُؤۡمِنُونَ ﴿٣﴾ (القصص۔٣)

''ہم آپ (ﷺ) کو موسیٰ (علیہ السلام) اور فرعون کی کچھ خبر ان لوگوں کیلئے جو ایمان رکھتے ہیں بالحق (دوٹوک، واضح) سناتے ہیں''

وَرُسُلًا قَدۡ قَصَصۡنَٰهُمۡ عَلَيۡكَ مِن قَبۡلُ وَرُسُلًا لَّمۡ نَقۡصُصۡهُمۡ عَلَيۡكَۚ

''اور ہم نے ان رسولوں پر بھی وحی نازل کی جن کا ذکر ہم اس سے پہلے آپ (ﷺ) سے کر چکے ہیں

اور ان رسولوں پر بھی جن کا ہم نے آپ سے ذکر نہیں کیا'' (حوالہ النساء۔١٦٤)

وَلَقَدۡ أَرۡسَلۡنَا رُسُلًا مِّن قَبۡلِكَ مِنۡهُم مَّن قَصَصۡنَا عَلَيۡكَ وَمِنۡهُم مَّن لَّمۡ نَقۡصُصۡ عَلَيۡكَۗ

''اور ہم نے آپ (ﷺ) سے قبل رسولوں کو بھیجا جن میں سے بعض کا حال ہم نے آپ کو سنایا ہے

اور ان میں سے بعض کا حال آپ کو نہیں سنایا'' (حوالہ غافر۔٧٨)

آقائے نامدار رسولِ کریم ﷺ سے فرمایا

وَٱذۡكُرۡ فِي ٱلۡكِتَٰبِ إِبۡرَٰهِيمَۚ ''اور کتاب میں ابراہیم (علیہ السلام) کا ذکر کریں'' (حوالہ مریم۔٤١)

وَٱذۡكُرۡ فِي ٱلۡكِتَٰبِ مُوسَىٰٓۚ ''اور کتاب میں موسیٰ (علیہ السلام) کا ذکر کریں''۔ (حوالہ مریم۔٥١)

وَٱذۡكُرۡ فِي ٱلۡكِتَٰبِ إِسۡمَٰعِيلَۚ ''اور کتاب میں اسماعیل (علیہ السلام) کا ذکر کریں'' (حوالہ مریم۔٥٤)

وَٱذۡكُرۡ فِي ٱلۡكِتَٰبِ إِدۡرِيسَۚ ''اور کتاب میں ادریس (علیہ السلام) کا ذکر کریں'' (حوالہ مریم۔٥٦)

وَٱذۡكُرۡ عَبۡدَنَا دَاوُۥدَ ذَا ٱلۡأَيۡدِۖ ''اور ہمارے بندے داؤد (علیہ السلام) کا ذکر کریں جو بڑی قوت والے تھے'' (ص۔١٧)

وَٱذۡكُرۡ عَبۡدَنَآ أَيُّوبَ ''اور ہمارے بندے ایوب (علیہ السلام) کا ذکر کریں'' (حوالہ ص۔٤١)

وَٱذۡكُرۡ عِبَٰدَنَآ إِبۡرَٰهِيمَ وَإِسۡحَٰقَ وَيَعۡقُوبَ أُوْلِي ٱلۡأَيۡدِي وَٱلۡأَبۡصَٰرِ ﴿٤٥﴾

''اور ہمارے بندوں، ''ہاتھوں اور آنکھوں والے'' ابراہیم، اسحاق اور یعقوب (علیہم السلام) کا ذکر کریں'' (ص۔٤٥)۔

وَٱذۡكُرۡ إِسۡمَٰعِيلَ وَٱلۡيَسَعَ وَذَا ٱلۡكِفۡلِۖ وَكُلٌّ مِّنَ ٱلۡأَخۡيَارِ ﴿٤٨﴾ ''اور اسماعیل، الیسع اور ذوالکفل (علیہم السلام) کا ذکر کریں، اور وہ سب بہترین لوگوں میں سے تھے'' (ص۔٤٨)

وَٱذۡكُرۡ أَخَا عَادٍ ''اور قوم عاد کے بھائی (ھود علیہ السلام) کا ذکر کریں'' (حوالہ الاحقاف۔٢١)

ان آیات مبارکہ سے ہم کو اندازہ تو ہو ہی گیا ہے کہ آقائے نامدار ﷺ کو قرآنِ مجید میں ان سے قبل زمان و مکان میں مبعوث فرمائے گئے نبیوں اور رسولوں کی خبریں دی گئی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ کتاب میں ان کے متعلق دی گئی خبروں کا لوگوں سے ذکر فرمائیں۔ ان آیات مبارکہ کے مطالعہ کے بعد کیا یہ کہنے کی حاجت رہ جاتی ہے کہ قرآنِ مجید میں نبیوں اور رسولوں کے متعلق دی گئی معلومات کے علاوہ ان کے بارے میں اگر کوئی بھی شخص کچھ اور کہتا ہے تو وہ محض ظن، گمان، تخیل ہے۔جس کیلئے اس کے پاس کوئی سند نہیں۔ اور اگر نبیوں اور رسولوں کے متعلق قرآنِ مجید میں بتائی گئی باتوں کے متضاد (تفسیر، وضاحت کے انداز میں) کوئی بھی شخص کچھ کہے تو وہ محض تخیل ہے کیونکہ یہ دی گئی خبر کے خلاف ہے یا اس میں اضافہ ہے۔ قرآنِ مجید سلیمان علیہ السلام کا اپنا قول ہمیں یوں بتائے ''ہمیں پرندوں کی بولی کا علم دیا گیا ہے'' اور کوئی مفسر یہ کہے کہ انہیں تمام جانوروں، درندوں کی بولی کا علم دیا گیا تھا تو ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بات مانیں گے اور مفسر کے تخیل کو رد کر دیں گے جن کے ایک مکتبہ فکر نے خیال آرائی کو وزن دینے کیلئے امام ابوحنیفہؒ سے منسوب کر دیا تو دوسرے مکتبہ فکر کے مفسر نے امام جعفر صادقؒ سے منسوب کرنے میں عار محسوس نہیں کی۔

بیتے ہوئے کل سے ہمیں آگاہ کر دیا گیا ہے۔ فرمایا

كَذَٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ

''اس طرح ہم آپ (ﷺ) کو جو کچھ گزر چکا اس میں سے خبریں بتا رہے ہیں'' (حوالہ طٰہٰ-۹۹)۔

اس طرح قرآنِ مجید نے گذشتہ اقوام اور تہذیبوں کے واقعات، رویے، روش، سوچ، اندازِ فکر اور عروج و زوال کے متعلق مبنی بر حقیقت خبریں انسان کو بہم پہنچائی ہیں۔

جو بیت گیا، وقوع پذیر ہو گیا وہ خبر ہے۔ اور اطلاع اور علم جو ظاہر ہو گیا وہ خبر ہے۔ اور خبر کو فنا نہیں، خبر امر ہے، اسے دوام ہے۔ غور و فکر کرنے والوں کیلئے خبر کی اہمیت کبھی ماند نہیں ہوتی کیونکہ ہر خبر اسے اُس مقام اور حالت سے ارتقا دیتی ہے جب وہ دنیا میں آیا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَٱللَّهُ أَخْرَجَكُم مِّنۢ بُطُونِ أُمَّهَٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْـًٔا وَجَعَلَ لَكُمُ ٱلسَّمْعَ وَٱلْأَبْصَٰرَ وَٱلْأَفْـِٔدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٧٨﴾

''اور اللہ ہی تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے اس حال میں باہر لایا کہ تم کسی شئے کا علم نہ جانتے تھے، اور تمہارے لئے سماعت، بصارت اور (سوچنے سمجھنے کیلئے) دل بنائے، شاید کہ تم شکر گزار بنو'' (سورۃ النحل-۷۸)

انسان دنیا میں اپنی آمد پر زندگی کی کچھ خصوصیات کا حامل ہونے کی بنا پر مادہ تو نہیں لیکن ابھی مادہ، matter کی ایک صفت "لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا" اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ اللہ نے خبر، علم کے حصول کیلئے سماعت اور بصارت سے مزین کر کے اسے اس دنیا میں داخل کیا ہے اور سماعتوں اور بصارتوں کے ذریعے ملنے والی خبر، اطلاع، علم پر سوچنے، سمجھنے، غور و فکر کیلئے دل و دماغ عطا فرمائے کہ خبر پر سوچ بچار، غور و خوض اور تفکر کے بعد نتائج، اصول، قانون اور نصیحت حاصل کر کے یقین کی حالت میں پہنچنے کی صلاحیت انسان کو کائنات کے تمام مادے اور حیات سے ممیز اور اشرف کر دیتی ہے۔ انسان کا لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا کے مقام سے ابھرتے ہوئے اشرف المخلوقات کے بلند تر مقام پر پہنچنا "خبر" کا مرہون منت ہے۔ لیکن المیہ یہ ہے کہ انسانوں کی اکثریت کو سماعتوں اور بصارتوں سے "خبر" ملتی ہے لیکن محسوس کرنے کا تردد نہیں کرتے اور نتیجہ

وَهُوَ ٱلَّذِىٓ أَنشَأَ لَكُمُ ٱلسَّمْعَ وَٱلْأَبْصَـٰرَ وَٱلْأَفْـِٔدَةَ ۚ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿٧٨﴾

"اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے کان، آنکھیں اور دل بنائے، مگر تم میں کم ہی ہیں جو شکر ادا کرتے ہیں" (سورۃ النحل۔۷۸)

عنایات کا بتا کر کہا گیا کہ شاید انسان شکر گزار بنے اور سورۃ المومنون کی آیت ۷۸ میں ہماری روش یہ بتائی کہ کم ہی شکر ادا کرتے ہیں۔ آئیں کہیں ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ

واقعہ جو بیت گیا، اطلاع، علم جو واضح، ظاہر ہو گیا وہ خبر ہے۔ بیتے ہوئے کل میں لوگوں کے ساتھ جو ہوا تھا اس کی تصدیق کیلئے آثار اور نشانیوں کو دیکھنے کیلئے لوگوں کیلئے تجویز کیا قُلْ سِيرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ "آپ (ﷺ) انہیں کہیں کہ زمین میں گھومیں پھریں" (حوالہ الانعام۔۱۱) آقائے نامدار رسولِ کریم ﷺ نے بتایا کہ خبروں کی تصدیق کا ایک ذریعہ یہ ہے کہ زمین میں گھوم پھر کر دیکھ لو۔ لیکن آج اور کل میں ابھی جو پنہاں ہے وہ بھی تو خبر ہے کہ آخر اسے ظاہر ہونا ہے۔ ارشاد فرمایا

لِّكُلِّ نَبَإٍ مُّسْتَقَرٌّ ۚ وَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٦٧﴾ "ہر خبر کیلئے ایک وقت (ظہور) ہے اور تم جلدی جان لو گے" (الانعام ۶۷)۔ حال اور مستقبل میں جس پنہاں کا ظہور ہونا ہے اس پر مطلع کرنا بھی خبر ہے اگرچہ اس خبر کا ظہور ایک وقت پر ہونا ہے۔ اگر امریکہ کا محکمہ موسمیات آج یہ اطلاع دے کہ فلاں دن اور فلاں وقت پر اتنے حجم اور طاقت کا طوفان کراچی کے ساحلوں سے ٹکرائے گا تو یہ ایک خبر ہے۔ لیکن ہماری مرضی ہے کہ اسے کتنی سنجیدگی سے لیتے ہیں۔ یہ فیصلہ، یہ مرضی ہماری ہے کہ اس سے خبردار ہو کر اس خبر کے حقیقت میں وقوع پذیر ہونے سے قبل اس کے انجام سے بچنے کیلئے احتیاطی تدابیر اختیار کریں یا اس وقت کا انتظار کریں جب اس خبر کا ظہور ہونا ہے۔ لیکن خبر کے ظہور ہونے پر عمل کا وقت ہمارے ہاتھ سے نکل چکا ہوگا۔ اور یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ اللہ کے رسول پیشین گوئی نہیں کرتے کہ پیشین گوئیوں میں شک کا عنصر بہر حال ہوتا ہے۔ اللہ کے رسول کتاب کے ذریعے صرف خبر دیتے ہیں کہ خبر اٹل حقیقت ہوتی ہے۔

قرآن مجید نے غیر مبہم انداز میں بتایا ہے کہ کل کیا پیش آنا ہے۔آسمانوں اور زمین کے ساتھ کیا ہونا ہے۔انجام اور منتہا کیا ہے ہر وقوع پذیر ہونے والی بات کی خبر دے دی گئی ہے۔اور ان خبروں کے یقینی ہونے کو تسلیم کرنے کیلئے قابل فہم دلائل اور ثبوت مہیا کر دیئے گئے ہیں۔یہ دلائل اور ثبوت اسی انداز کے ہے جیسے ہم کسی بھی شئے کے بارے میں یقین کی منزل پر پہنچتے ہیں۔انسان بتدریج خبریں پانے پر لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا ''کسی شئے کو نہیں جانتا'' کے مقام سے ابھرتے ہوئے اشیاء کے اسماء کا علم حاصل کرتے ہوئے يَعْلَمُوْنَ ''جانتے ہیں'' کے مقام پر پہنچتا ہے۔اور پھر ان (معلومات) خبروں، مشاہدات کو يَعْقِلُوْنَ،يَتَفَكَّرُوْنَ عقل وفہم، غوروخوض، تفکر اور يَفْقَهُوْنَ کی چھلنی سے گزار کر حقائق اور نتائج کو واضح کرتا ہے اور واضح حقائق اور نتائج نصیحت قبول کرنے اور يُوْقِنُوْنَ یقین کی منزل پر پہنچنے میں مدد و معاون ہوتے ہیں۔قرآنِ مجید نے اس مقصد کیلئے بتایا

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُوْنَ ٥ (حوالہ الانعام۔۹۷)

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُوْنَ ٥ (حوالہ الاعراف۔۳۲)

وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُوْنَ ٥ (حوالہ التوبہ۔۱۱)

يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُوْنَ ٥ (یونس۔۵)۔

قرآنِ مجید کی آیات کو اس مقصد کیلئے ''فصل'' (بات کو الگ الگ کرنا، ہر شئے کے دونوں رخ بتانا) کیا گیا ہے تا کہ لوگ جان لیں، انہیں معلوم ہو جائے، انہیں واضح علم حاصل ہو جائے اور معلومات کا تقاضہ غوروفکر ہے، نتائج کا اخذ کرنا اور انہیں سمجھنا ہے اور ان حقائق کی روشنی میں راہ کا تعین کرنا ہے۔آیات کو ''فصل'' کرنے کا مقصد بتایا

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَفْقَهُوْنَ ٥ (حوالہ الانعام۔۹۸)

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُوْنَ ٥ (حوالہ یونس۔۲۴)

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُوْنَ ٥ (حوالہ الروم۔۲۸)

معلومات پر غوروفکر (يَفْقَهُوْنَ۔يَتَفَكَّرُوْنَ۔يَعْقِلُوْنَ) حقائق اور نتائج کو واضح کرتا ہے اور واضح حقائق اور نتائج نصیحت قبول کرنے میں مدد و معاون ہوتے ہیں۔آیات کو ''فصل'' کرنے کا فائدہ بتایا

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُوْنَ ٥ تا کہ لوگ نصیحت لیں (حوالہ انعام۔۱۲۶)۔

اور آیات کو فصل، کرنے کا منتہائے مقصود کیا ہے؟

يُفَصِّلُ ٱلْأَيَٰتِ لَعَلَّكُم بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ ٥ ''تا کہ تم اپنے رب کی ملاقات (کی خبر) پر یقین کرلو''

(حوالہ الرعد۔۲)۔ مَن كَانَ يَرْجُواْ لِقَآءَ ٱللَّهِ فَإِنَّ أَجَلَ ٱللَّهِ لَءَاتٍ ''جو کوئی اللہ سے ملنے کی امید رکھتا ہے تو اللہ کا وہ وقت ضرور آنے والا ہے''(حوالہ العنکبوت۔۵) وَمَن جَٰهَدَ فَإِنَّمَا يُجَٰهِدُ لِنَفْسِهِۦٓ ''اور جس نے (اس مقصد کیلئے) جدو جہد کی تو حقیقت میں وہ اپنے لئے ہی جدو جہد، کاوش، محنت کرتا ہے''(حوالہ العنکبوت۔۶)۔

علم، خبر سے پہلے شک ہے۔ شک تلاشِ علم کا محرک بنتا ہے۔ اور عمل سے پہلے یقین ہے۔ اور ظن، گمان، تصور، خیال، سینہ بہ سینہ سنی سنائی باتوں، روایتوں، کہانیوں اور داستانوں پر مبنی کتابوں سے یقین حاصل نہیں ہوتا۔ یقین کے لائق صرف وہ کتاب ہو سکتی ہے جو اپنے بارے میں کتابِ لاریب ہونے کا دعویٰ کرے۔ گوہرِ مقصود پانے کا یقین کسی بھی عمل کا سبب بنتا ہے۔ یقین انسان کو عمل پر آمادہ کرتا ہے۔ اور یوں واضح ہوا کہ خبر دینے کا منتہائے مقصود خبردار کرنا اور عمل و کاوش کی ترغیب ہے۔ ارشاد فرمایا

يَٰٓأَيُّهَا ٱلْإِنسَٰنُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَٰقِيهِ ۝٦

''اے انسان تو اپنے رب کی جانب محنت کرے گا، سخت محنت، تو پھر شرف ملاقات پائے گا''(سورۃ الانشقاق۔۶)

انجام کے متعلق مطلع کیے جانے پر لوگ پوچھتے ہیں

وَيَسْتَنۢبِـُٔونَكَ أَحَقٌّ هُوَ ۖ قُلْ إِى وَرَبِّىٓ إِنَّهُۥ لَحَقٌّ ۖ

''اور وہ آپ (ﷺ) سے پوچھتے ہیں ''کیا یہ حقیقت ہے؟'' آپ کہیں ''ہاں! میرے رب کی قسم! یہ یقیناً حقیقت ہے''(یونس۔۵۳)

عَمَّ يَتَسَآءَلُونَ ۝١ عَنِ ٱلنَّبَإِ ٱلْعَظِيمِ ۝٢ ٱلَّذِى هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ ۝٣ (النباء۔۱۔۳)

''وہ کس بات کے بارے میں پوچھ رہے ہیں؟ اس بڑی خبر کے بارے میں۔ جس کے متعلق وہ الگ الگ رائے رکھتے ہیں''